سوال

(77) والدین سے جھگڑے کی صورت میں اولاد کس کے پاس رہے گی

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر خاوند اور بیوی میں کسی جھگڑے کی وجہ سے جدائی ہو جاتی ہے تو اس صورت میں اولاد باپ کے پاس رہے گی یا ماں کے پاس کتاب وسنت کی رو سے واضح کریں۔ (ابو عبداللہ۔ لاہور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بالا صورت کی تقسیم کے لیے درج ذیل احادیث صحیحہ وحسنہ پر غور کیا جائے۔

(1)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار مکہ سے جب صلح کا معاہدہ کیا اور اس کے نتیجے میں آئندہ سال عمرہ کے لیے تشریف لے گئے اور تین دن کی مدت پوری ہو گئی۔ تو مکہ والے علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا:

"قل لصاحبک اخرج عنا فقد مضی الأجل فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فتبعتهم ابنة حمزة یا عم یا عم فتناولها علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ فأخذ بیدها وقال لفاطمة علیها السلام دونک ابنة عمک حملتها فاختصم فیها علی وزید وجعفر فقال علی أنا أحق بها وهی ابنة عمی وقال جعفر ابنة عمی وخالتها تحتی وقال زید ابنة أخی فقضی بها النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخالتها وقال الخالة بمنزلة الأم وقال لعلی أنت منی وأنا منک وقال لجعفر أشبهت خلقی وخلقی وقال لزید أنت أخونا ومولانا وقال ألا تتزوج بنت حمزة قال "انها ابنة اخی من الرضاعة""

(صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب عمرة القضاء (4251) سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب من احق بالولد (2278) مسند احمد 2/249 (931) 2/160'161 (770) مستدرک حاکم 3/120 مسند بزار (744 کشف) ابن حبان (7046) ابن ابی شیبہ 12/105 بیہقی 8/6)

"اپنے ساتھی سے کہو اب یہاں سے چلے جائیں کیونکہ مدت پوری ہو چکی ہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی چچا چچا کہتے ہوئے آئی علی رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس لے آئے اور کہا اپنے چچا کی بیٹی کو لے لو میں اسے اٹھا لایا ہوں۔ اس بچی کے بارے علی، زید اور جعفر رضی اللہ عنھم کا اختلاف ہوا علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اسے پکڑا ہے یہ میرے چچا کی بیٹی ہے۔ اور جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے۔ اور زید رضی اللہ عنہ نے کہا یہ میرے بھائی کی لڑکی ہے۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خالہ کے حق میں فیصلہ دیا اور فرمایا: خالہ ماں کے درجہ میں ہوتی ہے اور علی رضی اللہ عنہ سے کہا تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں۔"

جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم شکل وصورت اور عادات واخلاق میں مجھ سے مشابہ ہو۔ اور زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ہمارے بھائی اور مولی ہو۔ علی رضی اللہ عنہ نے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو اپنے نکاح میں لے لیں لیکن آپ نے فرمایا: کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

(2) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ان امرأة قالت یارسول اللہ ان ابنی ہذا کان بطنی لہ وعاء وثديي لہ سقاء وحجري لہ حواء وان أباہ طلقني وأراد أن ينتزعہ منی فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أنت أحق بہ مالم تنکحی"

(سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب من احق بالولد (2276) بیہقی 8/4 مستدرک حاکم 2/207 مسند احمد 2/182 (6707) عبدالرزاق (12097) سنن الدار قطنی (3766'3767'3768)

"بلاشبہ ایک عورت نے کہا اے اللہ کے رسول! یہ میرا بیٹا ہے میرا پیٹ اس کے لیے تھیلا تھا اور میرے دونوں پستان اس کے مشکیزے تھے اور میری گود اس کو سمیٹے رہی اور اب اس کے والد نے مجھے طلاق دے دی ہے اور مجھ سے وہ اسے چھیننا چاہتا ہے۔"

اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی زیادہ حق دار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

(3) ابو میمونہ کہتے ہیں میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان کے پاس ایک فارسی عورت آئی اس کے ساتھ اس کا بیٹا تھا دونوں (میاں بیوی) نے اس کا دعویٰ کیا اور شوہر بیوی کو طلاق دے چکا تھا۔ اس عورت نے کہا: اے ابوہریرۃ۔ عورت نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فارسی میں گفتگو کی۔ میرا شوہر میرا بیٹا لے جانا چاہتا ہے۔

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے اس سے فارسی میں بات کرتے ہوئے کہا تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کر لو اس عورت کا شوہر آیا تو اس نے کہا: میرے بیٹے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کر سکتا ہے؟

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے میرے اللہ میں یہ فیصلہ اس لیے دے رہا ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس ایک عورت آئی اس نے کہا میرا شوہر مجھ سے میرا بیٹا چھیننا چاہتا ہے۔ حالانکہ وہ مجھے ابو عتبہ کے کنویں سے پانی پلاتا ہے اور اس نے مجھے نفع پہنچایا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"استہما علیہ فقال زوجہا من یحاقنی فی ولدي، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ہذا أبوک وہذہ أمک فخذ بید أیہما شئت فأخذ بید أمہ فانطلقت بہ"

"تم دونوں اس پر قرعہ اندازی کرو۔ تو اس کے شوہر نے کہا میرے بچے کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑا کرتا ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے۔"

ان دونوں میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑ لو تو اس نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا وہ اسے لے کر چلی گئی۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق، باب من احق بالولد (2277) وللفظ لہ جامع الترمذی، کتاب الاحکام، باب ما جاء فی تخییر الکلام بین ابویہ اذا افترقا (1375) سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب تخییر الصبی بین ابویہ (2351) کتاب الام 5/92 مسند شافعی 2/62 سنن سعید بن منصور (2270) مسند حمیدی (1083) سنن الدارمی (2298) سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب اسلام احد الزوجین (3496) شرح مشکل الآثار (3080) مسند ابویعلی (6131) بیہقی 8/3 مسند احمد 15/480 (9771) ابن ابی شیبہ 5/237)

(4) رافع بن سنان سے مروی ہے کہ:

"أَنَّہُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُہُ أَنْ تُسْلِمَ فَأَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَتِ ابْنَتِي وَہِيَ فَطِيمٌ أَوْ شِبْہُہُ وَقَالَ رَافِعٌ ابْنَتِي. فَقَالَ لَہُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم "اقْعُدْ نَاحِيَۃً". وَقَالَ لَہَا "اقْعُدِي نَاحِيَۃً". قَالَ وَأَقْعَدَ الصَّبِيَّۃَ بَيْنَہُمَا ثُمَّ قَالَ "ادْعُوَاہَا". فَمَالَتِ الصَّبِيَّۃُ إِلَى أُمِّہَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم "اللَّہُمَّ

ابدِہا" ۔ فَمالَتِ الصَّبِیَّۃُ اِلَی أَبِیہَا فَأَخَذَہَا"

(سنن ابی داوٗد، کتاب الطلاق، باب اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد (2244) سنن النسائی، کتاب الطلاق، باب اسلام احد الزوجین و تخییر الولد (3495) سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب تخییر الصبی بین ابویہ (2352) مستدرک حاکم 2/206'207 بیہقی 8/3 مسند احمد 39/168 (23757) السنن الکبری للنسائی (6385) شرح مشکل الآثار) اس حدیث کو امام حاکم اور امام ذھبی نے صحیح قرار دیا ہے ۔ علامہ البانی نے بھی اسے صحیح ابی داوٗد میں ذکر کیا ہے ۔

"رافع اسلام لے آئے اور ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا ۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگی ۔ میری بیٹی دودھ چھوڑنے والی ہے ۔ یا اس کی مثل ہے اور رافع کہنے لگے میری بیٹی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رافع سے کہا ایک جانب بیٹھ جاؤ اور اس خاتون سے کہا تم بھی ایک جانب بیٹھ جاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا پھر فرمایا : تم دونوں اسے بلاؤ بچی جب ماں کی طرف مائل ہونے لگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی : اے میرے اللہ اس بچی کو ہدایت دے تو وہ اپنے باپ کی طرف مائل ہو گئی تو رافع رضی اللہ عنہ نے اس بچی کو لے لیا ۔ "

ان احادیث صحیحہ و حسنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب خاوند اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی پڑ جائے تو بچے اگر چھوٹی عمر کے ہوں تو ماں ان کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ نکاح نہیں کرتی ۔ اگر بچوں کی ماں موجود نہ ہو تو خالہ کو ماں کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے اور اگر بچے سن شعور کو پہنچ جائیں تو انہیں والدین کے درمیان اختیار دیا جائے گا وہ جس کے پاس جانا چاہیں جا سکتے ہیں ۔

البتہ والدین میں سے کسی ایک کو بھی اولاد کے ساتھ ملاقات سے روکا نہیں جائے گا ۔ کیونکہ صلہ رحمی واجب ہے ۔ حضانت و پرورش میں بچے کی نگہداشت مقصود ہوتی ہے جس سے اس کی جسمانی و روحانی تربیت ہو اور جس کے ذریعے یہ اغراض و مقاصد حاصل نہ ہو سکتے ہوں تو اس کا حق حضانت ختم ہو جائے گا ۔

جیسا کہ ماں اگر دوسری جگہ شادی کر لے تو اس کا حق حضانت ختم ہو جائے گا جیسا کہ آپ نے فرمایا "انت احق بہ مالم تنکحی "جب تک تو نکاح نہ کر لے اس کی زیادہ حق دار ہے ۔ کیونکہ جب دوسرے شخص سے نکاح ہو جاتا ہے تو وہ صحیح طور پر پہلے خاوند کی اولاد کی نگہداشت نہیں کر سکتی ۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ اسی طرح عورت اگر مجنون ہو یا جذام و کوڑھ وغیرہ جیسے امراض میں بتلا ہو ۔ یا کافرہ ہو جس سے بچے کے دین و عقائد خراب ہونے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں بھی عورت کا حق حضانت ختم ہو جائے گا ۔ ملاحظہ ہو "اسلام طرز زندگی "ص 663 اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کے حصول کے لیے ان کے درمیان قرعہ اندازی بھی کر سکتے ہیں جیسا کہ اوپر حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ میں بالتصریح موجود ہے ۔ اسی طرح ایک صحیح مرسل روایت میں خلیفہ الرسول ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھی فیصلہ موجود ہے ۔ قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی اہلیہ ام عاصم بنت عاصم انصاریہ سے بیٹے کے بارے جھگڑا ہو گیا عمر رضی اللہ عنہ نے ام عاصم سے جدائی اختیار کی ۔

تو عمر رضی اللہ عنہ قباء تشریف لائے تو اپنے بیٹے عاصم کو مسجد کے صحن میں کھیلتے ہوئے پایا ۔ تو اس کے بازو سے پکڑا اور سواری پر اپنے آگے بٹھا لیا تو بچے کی نانی نے انہیں آ لیا اور ان سے جھگڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ یہ فیصلہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میرا بیٹا ہے اور عورت نے کہا میرا بیٹا ہے تو ابو بکر نے فرمایا :

" ریحہا وفراشہا وحجرہا خیر لہ منک ، حتی یشب ویختار لنفسہ "

"اس عورت کی ہوا، بستر اور گود آپ کی نسبت بچے کے لیے زیادہ بہتر ہے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے اور اپنے نفس کا مختار بن جائے ۔ "

اور ایک روایت میں ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا :

" الأم أعطف وألطف وأرحم وأحنی وأخیر وأرأف وہی أحق بولدہا مالم تتزوج "

"ماں زیادہ مشفق، لطیف، رحم کرنے والی، مائل ہونے والی اور نرم ہے یہ اپنے بچے کی زیادہ حق دار ہے جب تک شادی نہ کرلے۔"

(ماخوذاز موطا للمالک 2/767'768 بیہقی 8/5 عبدالرزاق (2601) (12098'12600) سنن سعید بن منصور (2272)

امام ابن عبدالبر فرماتے ہیں: یہ خبر کئی اسانید منقطعہ و متصلہ سے مشہور ہے اسے اہل علم کے ہاں قبولیت عامہ حاصل ہے۔ (زادالمعاد 5/436)

امام ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عمر رضی اللہ عنہ بھی اپنے دور خلافت میں اس پر فتویٰ دیتے اور فیصلہ فرماتے رہے ہیں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مخالفت اس بات میں نہیں کی کہ جب تک بچہ چھوٹا ہو اور سن تمیز تک نہ پہنچا ہو تو وہ ماں کے پاس رہے گا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم میں سے بھی ان دونوں کا کوئی مخالف نہیں ہے۔ (زادالمعاد 5/436)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 3۔ کتاب الطلاق- صفحہ 390

محدث فتویٰ